OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com



# تصورِ تحفظِ ناموسِ رسالت: قاضی عیاض کی "الشفاء بتعریف حقوق المصطفی" کا ایک مطالعہ

# Concept of Protection of Honor of the Prophet: A Study of *al-Al-Shifā‘ bi Ta‘rīf Huqūq al-Mustafā* by *Qādī ‘Iyād*

**Ayesha Akram**
*M.Phil. Scholar, University of Lahore*
**Muhammad Abu Bakar**
*M.Phil. Scholar Minhaj University Lahore*
**Nadia Alam**
*PhD. Scholar University of Lahore*

## Abstract

This paper studies the concept of Protection of honor of the Prophet peace be upon him in the light of invaluable book " *al- Al-Shifā‘ bi Ta‘rīf Huqūq al-Mustafā* penned by the renowned scholar *Qādī ‘Iyād*. From the principle stated by Qazi Ayaz, the article finds that when blood of a person is declared permissible in a blasphemy case, all the requirements of research and investigation should be fulfilled before the death penalty. It is very important to have reliable, clear and strong testimony to confirm the insolence and blasphemy of the Messenger of Allah. The accused will be released in case of insufficient evidence. The power of punishment rests only with the system and the ruler, and the ruler will punish when the evidence of the crime is provided.

**Key words:** Honor, Prophet, al-*Shifā‘, Qādī ‘Iyād*

## تمہید

خدائے لم یزل نے کائنات ہست و بود میں افضلیت کی دستار انسان کے سر پر رکھی۔ نظام کائنات میں بسنے والی مخلوق کو سراط مستقیم اور ہدایت کی راہ دیکھانے کے لیے مالک کائنات نے کم و پیش ایک لاکھ چوبیس ہزار برگزیدہ اور معصوم شخصیات کا انتخاب فرمایا جو قلب و قالب، روح وجود ہر اعتبار سے عام انسانیت سے اعلی و ارفع ہیں۔ ایسی مقدس ہستیوں کو منصبِ نبوت رسالت

CC BY

سے سر فراز فرمایا۔ ے۔ اور ان عظیم ہستیوں میں سید الانبیاء کا تاج اور خاتم النبیین ہونے کا اعزاز حضور ﷺ کو عطاء فرمایا۔ آپ ﷺ کی ذات والا شان میں ادنی سی گستاخی کرنے والا واجب القتل ٹھہر تا ہے۔ سرکار دو عالم نبی رحمت ﷺ کی سیرت مبار کہ پر عمل پیرا ہو کر ہی مسلمان قربت و معرفت الی اللہ کو پا سکتا ہے۔ کوئی بھی مومن جب تک ہر چیز سے بڑھ کر آپ ﷺ کے ساتھ قلبی رشتہ الفت استور نہ کرلے تب تک اس کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ گویا ایمان اس بات کا متقاضی ہے کہ جو شخص بار گاہ رسالت کی ناموس پر زبان درازی کی جرات کرے اسے صفحہ ہستی سے مٹا کر وصل جہنم کر دینا چاہیے۔ قاضی عیاض رحمۃ نے اپنی مایاناز تصنیف "الشفاء بتعریف حقوق المصطفی" کی قسم چہارم میں اہانت رسول کے مرتکب کے احکام کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ مقالہ ھذا میں "الشفا بتعریف حقوق المصطفی" کی روشنی میں عصمت انبیاء اور تحفظ ناموس رسالت پر قاضی عیاض کی آراء کا علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

### گستاخی کی اصطلاحی تعریف

مطلقاً گستاخی و اہانت کے اصطلاحی مفہوم میں انتہائی عموم پایا جاتا ہے اسے عوامی رواجات پر چھوڑا گیا ہے کہ عرف اور رواج میں جن اقوال اور افعال کو توہین سمجھا جائے گا ان پر گستاخی کے احکامات نافذ ہوں گے۔ علامہ ابن تیمیہؒ "الصارم المسلول" میں لکھتے ہیں: فیجب ان یرجع الاذی والسب الی العرف فما عدہ اہل العرف سبا وانتقاصا اوعیبا او طعنا وننحو ذلک فھو من السب۔[1] "پس واجب ہے کہ ایذا دینے اور گالی دینے کے بارے میں عرف عام کی طرف رجوع کیا جائے، جس کو عرف عام میں توہین، عیب جوئی، طعن و تشنیع یا اس جیسے کسی لفظ کو گالی دینا سمجھا جاتا ہو وہ سب ہے۔" عام گستاخی کا اصطلاحی مفہوم "الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ" میں کچھ اس طرح مذکور ہے: ھوالکلام الذی یقصد بہ الانتقاد والاستخفاف وھو مایفہم منہ السب فی عقول الناس علی اختلاف اعتقاداتہم کاللعن والتقبیح۔[2] "وہ کلام جس کے ذریعے کسی شخص کی تحقیر اور استخفاف کرنے کا ارادہ ہو، عقائد کے تمام تر عقائد کے تمام تر اختلاف کے باوجود لوگوں کی عقلوں میں مفہوم گالی یہی ہے، جیسے لعنت یا کسی کی مذمت کرنا۔"

### گستاخی کا حکم

اسلام ایک مہذب دین فطرت ہے اس نے اہانت و گستاخی اور گالم گلوچ کو گناہ کبیرہ اور خطرناک جرم قرار دیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر۔[3] "مسلمان کو گالی دینا فسق (نافرمانی) ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔" سیدنا عیاض بن حمارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کی کہ میری قوم میں ایک شخص ایسا ہے جو مجھے گالی دیتا ہے اگر میں اس سے بدلہ لوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہو گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: المستبان شیطانان یتھاتران ویتکاذبان۔[4] "دونوں گالیاں دینے والے شیطان ہیں جو باہم الزام لگاتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔" اسی طرح نبی کریم ﷺ نے گالی کی سنگینی کو بیان کرتے ہوئے کسی مومن پر لعن طعن کرنا اسے قتل کرنے کی طرح قرار دیا ہے۔ دین اسلام میں گالی کی جتنی مذمت کی گئی ہے بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں اتنا ہی اس کو فروغ دیا جانے لگا ہے، کسی شخص کی شان کے لائق نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان سے گالم گلوچ ہو اور پھر ایک مومن کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ لعنت کرنے والا اور طعنہ دینے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ بے حیا اور فحش گو ہوتا ہے۔

### اہانت رسالت ﷺ کا مفہوم

قاضی عیاض مالکیؒ (۵۴۴ھ) اپنی کتاب "الشفا" میں لکھتے ہیں: ان جمیع من سب النبیﷺ اوعابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ او نسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ اوشبہۃ بشئی علی طریق السب لہ او

الازراء علیه او التصغیر لشانه او الغض منه والعیب له فهو ساب له والحکم فیه حکم الساب یقتل۔[5] "وہ تمام باتیں جس سے نبی کریم ﷺ کو (نعوذ باللہ) گالی دی جائے، جس سے آپ ﷺ کی عیب جوئی کی جائے، آپ کی ذات، نسب، دین، اسوہ یا خصائل میں سے کسی ایک خصلت میں نقصان لاحق ہوتا ہو، آپ کی بطریق سب (گالی) غیر صریح یا مشابہ الفاظ کے ذریعے توہین کرنا، سب وشتم کے ذریعے استخفاف یا تحقیر و تصغیر شان کرنا، آپ ﷺ کی نکتہ چینی یا عیب جوئی کرنا یہ سب گالی میں شمار ہوگا اور اس کا حکم گالی دینے والے کی طرح حکم قتل ہوگا۔" علامہ ابن تیمیہؒ (۷۲۸ھ) اپنی کتاب "الصارم المسلول" میں لکھتے ہیں: واذا لم یکن للسب حد معروف فی اللغة ولا فی الشرع فالمرجع فیه الی عرف الناس فما کان فی العرف سبا للنبی۔۔۔ فکل ماعده الناس شتما اوسبا او نقصا فانه یجب به القتل۔[6] "اور جب گالی کی تعریف میں لغت و شرع میں کوئی حد مقرر نہیں ہے تو اس کے بارے میں لوگوں کے رسم و رواج کی طرف لوٹا جائے گا پس عرف عام میں جو لفظ نبی کو گالی دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے (اسے گستاخی و اہانت کہا جائے گا)۔۔۔ ہر وہ کلمہ جس کو لوگ گالیاں دینے یا تنقیص شان پر محمول کرتے ہوں اس کے مرتکب ہونے سے قتل واجب ہو جاتا ہے۔"

**اہانت رسالت از روئے قرآن**

حضور تاجدارِ کائنات ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ایک امتی کا تعلق ہر قسم کے جانی، خونی، مالی، حسبی اور نسبی تعلقات سے بڑھ کر ہوتا ہے، اگر یہ تعلق ادب و احترام، تعظیم و توقیر، محبت و الفت اور اطاعت و اتباع پر استوار ہو تو قابل عزت اور قابل قبول ہے، اگر یہی تعلق ان تمام صفات سے خالی ہو اور اہانت و گستاخی، تنقیص و تحقیر اور بے ادبی پر قائم ہو تو نہ صرف قابل مذمت اور ناقابل قبول ہے بلکہ قابل سزا بھی ہے۔ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، الوہیت اور ربوبیت پر بھی ایمان لائے آپ کی نبوت و رسالت اور ختم نبوت پر ایمان و یقین رکھے اور قرآن حکیم کو اللہ رب العزت کی آخری کتاب مانے، الغرض جملہ عقائدِ اسلامیہ کو تصدیق بالقلب کے ساتھ تسلیم کرے لیکن صرف آقا علیہ السلام کی محبت، تعظیم و توقیر پر ایمان نہ لائے، اس کا انکاری ہو اور اسے ضروری نہ سمجھے یا اس کا تارک ہو تو وہ سب باتیں ماننے کے باوجود صریحاً کافر ہے۔ اسلام کے ساتھ اس کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں کیونکہ ذات مصطفی ﷺ کے ساتھ محبت وچاہت اور آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر نہ صرف ضروریات دین میں سے ہے بلکہ ایمان کی اصل اور بنیاد ہے۔ ارشاد ربانی ہے: فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ ([7]) "پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔" اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں واضح کر دیا کہ حقیقی فلاح و کامیابی حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم و تکریم اور اطاعت و اتباع میں ہے اور اسی میں ہی دنیا و آخرت کی سرفرازی و سرخروی ہے۔ سرور دو عالم ﷺ کا ادب و احترام اور تعظیم و توقیر ایمان کی اصل اور اطاعت و اتباع رسول ﷺ کمال ایمان ہے۔ ہر دور میں کج فہم، بد مزاج اور مغرور افراد پائے جاتے رہے ہیں جو اپنی خباثت ذہنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پیکر انسانیت، رحمۃ للعالمین ﷺ اور پیکر حسن و جمال کی شان میں کسی نہ کسی طرح کی اہانت و گستاخی کا ارتکاب کر دیتے ہیں ایسے افراد کو ہی گستاخان رسول ﷺ اور شاتمان رسول ﷺ کہا جاتا ہے۔

**اہانت رسالت اور ائمہ کبار**

گستاخ رسول کے بارے میں فقہاء و آئمہ کرام کی بیان کردہ تعریفات قابل ذکر ہیں۔الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ میں مذکور ہے:ویعتبر سابا لهﷺ كل من الحق به ﷺ عيبا اونقصا فى نفسه اونسبه، اودينه، او خصلة من خصاله۔ [8]"ہر وہ شخص جو حضور علیہ السلام کے حق میں عیب جوئی کرے یا آپ ﷺ کی ذات میں یا نسب پاک میں یا دین میں یا آپ کے خصائل میں سے کسی خصلت میں نقص نکالے تو وہ گالی دینے والا (گستاخ رسول) شمار ہو گا۔" امام تقی الدین السبکیؒ (۷۵۶ھ) اپنی کتاب "السیف المسلول" میں لکھتے ہیں:التصغير لشانه او الغض منه والعيب له فهو ساب له۔ [9]"(جو شخص سب و شتم کے ذریعے) آپ ﷺ کی شان اقدس میں کمی کرے یا آپ کی نکتہ چینی کرے یا آپ کی عیب جوئی کرے پس وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں گالی دینے والا (گستاخ) ہے۔" آقا علیہ السلام کی تعظیم و توقیر کو ترک کرنا کفر ہے اور آپ کی بتائی ہوئی تعلیمات جنہیں سیرت و اسوہ سے تعبیر کیا جاتا ہے، ان کو ترک کرنا فسق و فجور اور حرام ہے اس بنیاد پر جو اتباع رسول ﷺ کو عملاً چھوڑتا ہے وہ فاسق و فاجر اور حرام کار ہے اور جو شخص ادب و تکریم نبی ﷺ کو ترک کرتا ہے چاہے وہ معمولی مقدار میں ہی کیوں نہ ہو وہ صریحاً کافر اور خارج از ایمان ہے اس لیے اعمال صالحہ (نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ) کو ترک کرنے والے کو فاسق و فاجر کہتے ہیں۔اس پر کبھی کافر و مرتد کا فتویٰ نہیں لگایا جاتا چونکہ گستاخ رسول ﷺ آپ کی ذات اقدس پر حملہ کرتا ہے اور ادب و تعظیم مصطفی ﷺ کو ہی ترک کرتا ہے اس لیے وہ کافر و مرتد اور واجب القتل قرار دیا جاتا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کی ذات، صفات، حسن و جمال، حسب، نسب، ولادت، پاکیزہ شباب، سیرت طیبہ اور آپ ﷺ سے تعلق رکھنے والی کسی بھی چیز کے متعلق جو شخص زبان درازی، طعنہ زنی یا غلیظ الفاظ استعمال کرتے ہوئے برا بھلا کہتا ہے وہ شخص اہانت و گستاخی کے باعث گستاخی رسول ہے اور وہ مستحق لعنت اور عذاب الٰہی کا حقدار ہے۔امام ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۵۲ھ) اپنی کتاب "حاشیہ ردالمختار" میں لکھتے ہیں:والحاصل انه لاشك ولا شبهة فى كفر شاتم النبى وفى استمحاة قتله وهو المنقول عن الائمة الاربعة۔ [10]"حاصل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کے کفر اور اس کے قتل کے مستحق ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور آئمہ اربعہ کا بھی یہی موقف ہے۔" قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں:كذلك اقول حكم من غمصه او عيره برعاية الغنم او السهو او النسيان او السحر او ما اصابه من جرح او هزيمة لبعض جيوشه او اذى من عدوه او شدة من زمنه او بالميل الى نسائه فحكم هذا كله لمن قصد به نقصه القتل۔ [11]"میں کہتا ہوں اسی طرح جو شخص آپ ﷺ کو حقیر سمجھے یا آپ ﷺ کے بکری چرانے یا سہو و نسیان یا سحر یا وہ زخم جو آپ ﷺ کو کبھی کبھی لگے یا بعض لشکروں کو ہزیمت ہوئی یا جو آپ ﷺ کے دشمن سے اذیت پہنچی یا جو اہل زمانہ سے تکلیف پہنچی یا جو بیویوں کی طرف سے آپ ﷺ کا میلان تھا اس میں کسی بھی حوالے سے آپ ﷺ کو عار دلائے۔ پس ان تمام باتوں کا حکم جو شخص (ان باتوں) کے ذریعے آپ ﷺ کی تنقیص شان کا ارادہ کرے (اسے) قتل کر دینا ہے۔" ان تمام عبارات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ بارگاہ نبوی ﷺ میں معمولی سی بے ادبی خواہ وہ صریحاً، کنایۃً یا اشارۃً ہو ایسی تمام اقسام کی گستاخی و اہانت نہ صرف خرمن ایمان کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے بلکہ ایسے بدبخت سے زندہ رہنے کا حق بھی چھین لیتی ہے۔

**حضور ﷺ کی کملی یا زرہ مبارک کی طرف (معاذ اللہ) عیب منسوب کرنا**

امام مالکؒ سرور کائنات ﷺ کی کملی مبارک کی عزت و تکریم قائم رکھنے کا فتویٰ صادر فرماتے ہیں اور اس کی توہین کرنے والے کو واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ امام مالکؒ کے حوالے سے قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں:روى ابن وهب عن مالك من قال ان

رداء ہ النبیﷺ ویروی زر النبیﷺ وسخ اراد بہ عیبہ قتل۔ [12]"اور ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ جس شخص نے یہ کہا: کہ نبی کریم ﷺ کی چادر اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زرہ میلی ہے اور اس کی مراد اس سے عیب جوئی ہو تو وہ قتل کر دیا جائے۔"

## گستاخی کے کلمات میں تاویل جائز نہیں

ایسا کلام جو مفہوم توہین میں بالکل واضح اور صریح ہو اس میں تاویل یا توجیہہ کرنا جائز نہیں کیونکہ صریح الفاظ میں تاویل کا دعویٰ ناقابل قبول ہے۔ قاضی عیاضؒ حبیب ابن ربیع رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل انہ استھان وھو غیر معزر لرسول اللہﷺ ولا موقر لہ فوجب اباحۃ دمہ۔ [13]"لفظ صریح میں دعویٰ تاویل ناقابل قبول ہے کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی توہین و توقیر ہے اور ایسا شخص آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کو ادا کرنے والا نہیں ہے لہذا اس کے خون کا مباح ہونا واجب ٹھہرا۔"امام شہاب الدین خفاجیؒ (۱۰۶۹ھ) اپنی شرح الشفا نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:المدار فی الحکم بالکفر علی الظواہر ولا نظر للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حالہ۔(15) [14]"(توہین رسالت ﷺ کی وجہ سے) حکم کفر کا مدار ظاہری الفاظ پر ہے (توہین کرنے والے کی) نیت و ارادے کو نہیں دیکھا جائے گا اور نہ ہی اس کے حال کے قرائن کو دیکھا جائے گا۔"ان عبارات سے یہ پتہ چلا کہ گستاخ رسول ﷺ کو نیت و ارادے کی رعایت نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایسی چھوٹ دے دی جائے تو پھر ہر گستاخ یہ بہانہ کر کے بری الذمہ ہو جائے گا اور توہین رسالت ﷺ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہو سکے گا اس لیے گستاخی رسول ﷺ کے کلیتاً خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ توہین کے واضح الفاظ میں نیت و ارادے کا اعتبار نہ کیا جائے۔

## امثال سے بیہودہ بات منسوب کرنا

کوئی شخص امثال کی صورت میں آقا علیہ السلام کی طرف کوئی بیہودہ بات منسوب کرے تو فقہاء کرام نے اسے برا جانا ہے اور قائل کو سنگین سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:ان لا یقصد نقصا ولا یذکر عیبا ولا سبا لکنہ ینزع بذکر بعض او صافہ او یستشہد ببعض احوالہﷺ الجائزۃ علیہ فی الدنیا علی طریق ضرب المثل والحجۃ لنفسہ اولغیرہ او علی التشبہ بہ او عند ہضیمۃ نالتہ او غضاضۃ لحقتہ لیس علی طریق التاسی وطریق التحقیق بل علی مقصد الترفیع لنفسہ او لغیرہ او علی سبیل التمثیل وعدم التوقیر لنبیہ ﷺ او قصد الھزل والتنذیر بقولہ۔ [15]"(قائل) نے نہ تو تنقیص کا ارادہ کیا اور نہ عیب لگانے یا گالی دینے کا قصد کیا لیکن اس سے حضور نبی کریم ﷺ کی کسی صفت کا پتہ لگتا ہو یا آپ ﷺ کی کسی ایسی حالت کا جن کی نسبت دنیا میں آپ ﷺ پر جائز تھی بطریق ضرب المثل اور اپنے لیے یا کسی دوسرے کے لیے دلیل بنا کر بیان کرے یا اس سے تشبیہ دینے کے لیے ذکر کرے یا اس ظلم و نقصان کا ذکر کرے جو آپ ﷺ کو پہنچے ہیں جس میں اطاعت نہیں ہے اور نہ بطریق تحقیق ہے بلکہ اس کا یہ مقصد ہو کہ اس طرح اپنی یا دوسرے کی بلندی ظاہر ہو یا تمثیل میں اپنی فوقیت مقصود ہو اور حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت و توقیر مقصود نہ ہو یا آپ ﷺ کے کسی قول سے (لاپرواہی میں) تمسخر و ہنسی مقصود ہو۔"حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہونے والی تمام قسم کی بیہودہ باتوں اور لاپرواہی کی تمام صورتوں کا حکم بیان کرتے ہوئے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:فحق ہذا ان دری عنہ القتل الادب والسجن وقوۃ تعزیرہ بحسب شنعۃ مقالہ ومقتضی قبح مانطق بہ ومالوف عادتہ لمثلہ او ندورہ وقرینۃ کلامہ او ندمہ علی ماسبق منہ ولمیزل المتقدمون ینکرون مثل ہذا ممن جاء بہ۔ [16]"پس حق بات یہ ہے کہ ایسے (بیہودہ بات کرنے والے)

لوگوں سے قتل تو مندفع (دفع کیا گیا ہے) ہے۔ لیکن ان کی تادیب اور قید کرنا ضروری ہے اور شناعت لفظ اور کلام میں قباحت کے اقتضاء کے موافق اور جیسی اس کی عادت، قرینہ یا ندامت ہو تو اس کے مطابق ان کی سزا واجب ہے اور متقدمین ہمیشہ اس طرح کی مثالوں کی برائی بیان کرتے رہے ہیں۔" قاضی عیاضؒ کے نزدیک جب آپ ﷺ کی امت کی حرمت کو گالی دینے والے پر حد جاری ہوتی ہے تو لامحالہ جو شخص آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) گالی دے اس کی سزا قتل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی حرمت کا حکم آپ ﷺ کی اپنی امت کی حرمت سے کہیں زیادہ ہے اور آپ ﷺ کی قدر و منزلت امت کی قدر و منزلت سے بہت زیادہ ہے۔ حضور رحمت دو عالم ﷺ کی اہانت و تنقیص یا آپ ﷺ کی طرف عیب منسوب کرنا جو نیت و ارادے کے ساتھ ہو، موجب قتل بنتا ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ لیکن قاضی عیاضؒ نے ایسی اہانت و گستاخی جو بغیر ارادے و نیت کے ہو یا نشے کی حالت میں ہو اسے بھی موجب قتل قرار دیا ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:فی جهتهﷺ غير قاصد للسب والازراء ولا معتقد له ولكنه تكلم فی ﷺ بكلمة الكفر من لعنه او سبه او تكذيبه او اضافة مالا يجوز عليه او نفی ما يجيب له مما هو فی حقه نقيصة مثل ان ينسب اليه اتيان كبيرة او مداهنة فی تبليغ الرسالة او فی حكم بين الناس او يغض من مرتبته او شرف نسبه او وفور علمه او زهده او يكذب بما اشتهر من امور اخبربها ﷺ وتواتر الخبر بها عن قصد لرد خبره اوياتی بسفه من القول اوقبيح من الكلام ونوح من السب فی جهته وان ظهر بدليل حاله انه لم يعتمد ذمه ولم يقصد سبه۔اما لجهالة حملته على ماقاله او لضجر او سكر اضطره اليه اوقلة مراقبة وضبط للسانه وعجرفة وتهور فی كلامه فحكم هذا الوجه حكم الوجه الاول القتل دون تلعثم۔ [17]"(کسی شخص نے) آپ ﷺ کے بارے میں بغیر قصد و ارادہ کے گالی دی یا تحقیر کی اور وہ اس کا معتقد بھی نہیں ہے لیکن اس نے آپ کے بارے میں وہ بات کہی جو کفر کا کلمہ ہے یعنی (معاذ اللہ) آپ ﷺ پر لعنت کی یا گالی دی یا آپ ﷺ کی تکذیب کی یا وہ بات منسوب کی جو کہ آپ ﷺ پر جائز نہ تھی یا اس چیز کی نفی کی جو آپ ﷺ کے حق میں واجب و ضروری ہے۔ یہ تمام باتیں وہ ہیں جن سے نبی کریم ﷺ کے حق و مرتبے کی تنقیص لازم آتی ہے مثلاً اس نے گناہ کبیرہ یا تبلیغ رسالت یا لوگوں کے درمیان کسی حکم میں مداہنت کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کی یا آپ ﷺ کے مرتبے، شرافت نسبی و وفور علم یا آپ ﷺ کے زہد و ورع سے چشم پوشی اور پہلو تہی کی یا اس چیز کی تکذیب کی جو آپ ﷺ کی مشہور خبروں میں سے ہے یا متواتر جزوں کے رد کرنے کا قصد کیا یا آپ ﷺ کے لیے بیوقوفی کا جملہ کہا یا ایسا قبیح کلمہ بولا جو گالی کی قسم میں ہو اگرچہ آپ ﷺ کے حال میں دلیل کے ساتھ ہو اور اس سے آپ ﷺ کی برائی یا گالی دینے کا قصد و ارادہ نہ ہو۔ ان میں کسی ایک بات کا قائل سے صادر ہونا خواہ وہ جہالت کی وجہ ہو یا جبر و سکر (یعنی نشہ) نے اس پر اسے مجبور کیا ہو خواہ بے پرواہی زبان پر قابو نہ رکھنے یا کمی حافظہ یا طلاقت لسانی کی وجہ سے ہوا ہو تو اس (دوسری) وجہ کا حکم بھی پہلی وجہ کے حکم کے موافق ہے کہ اسے بھی بلا توقف قتل کر دیا جائے۔" جب انسان کی عقل و فطرت صحیح و سلامت ہو تو پھر کفر یا گستاخی میں جہالت، زبان کی لغزش، حافظے کی کمی، نشہ یا کوئی اور چیز عذر نہیں بن سکتی۔ اس لیے اہانت و گستاخی کی صورت میں قتل واجب ہو جائے گا۔

**جبر و اکراہ کی حالت میں گستاخی کرنا**

گستاخ رسول ﷺ کو ہر حال میں قتل کیا جائے گا اگرچہ وہ دشمن کے پاس قید میں ہی کیوں نہ ہو لیکن اگر کوئی شخص جبر و اکراہ کی صورت حال میں ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو ائمہ و فقہاء نے رخصت دی ہے اور قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:يسب النبیﷺ فی ايدی العد ويقتل الا ان يعلم تبصره او اكراه۔ [18]"وہ

قیدی جو دشمن کی حراست میں ہو پھر وہاں وہ حضور ﷺ کو گالی نکالے تو قتل کر دیا جائے مگر (اس صورت میں قتل نہ کیا جائے) جبکہ اس کا نصرانی ہونا یا مجبور ہونا معلوم ہو جائے۔"اس گفتگو سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بلا قصد و ارادہ گستاخی و اہانت رسول ﷺ کرنے والے کو بھی قتل کیا جائے گا اور اس میں زبان کی لغزش، حافظے کی کمی، جہالت و کم علمی، نشے کی حالت یا اس طرح کا کوئی بیجہ عذر قابل قبول نہیں ہو گا کیونکہ ان تمام باتوں سے حدود شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں۔ امام برہان الدین محمودؒ اپنی تصنیف "المحیط" میں لکھتے ہیں کہ گالی، توہین اور عیب جان بوجھ کر ظاہر ہو یا بطور نسیان و سہو یا بصورت غفلت و سستی یا استہزاء و مذاق کی صورت میں ہو وہ بالتحقیق ابدی و دائمی کافر ہے۔ امام شوکانیؒ فتح القدیر میں امام ابن الھمامؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ سب و شتم کرنے والا مرتد اور واجب القتل ہے پھر فرمایا: وان سب سکر ان ولا یعفی عنہ بے شک حالت نشہ میں کلمہ گستاخی کہا ہو تب بھی کوئی معافی نہیں ہے۔ علامہ زین الدین ابن نجیمؒ نے الاشباہ والنظائر میں یہاں تک لکھا کہ نشہ کی حالت میں ارتداد صحیح نہیں لیکن بحالت نشہ اہانت رسول ﷺ کی کوئی معافی نہیں ایسا مرتد مر جائے تو اسے مسلمانوں کے قبرستان اور اہل کتاب کے گورستان میں دفن نہ کیا جائے بلکہ اسے کتے کی طرح گڑھے میں پھینک دیا جائے۔

**ارشادات نبوی ﷺ کی تکذیب کا حکم**

حضور سرور کونین ﷺ کی ذات، صفات، نبوت اور اقوال و افعال کی اعلانیہ تکذیب کرنے والا اور اس کے ذریعے اہانت و گستاخی کرنے والا بھی کافر و مرتد اور مستحق قتل ہے۔ اس حوالے سے قاضی عیاضؒ بیان کرتے ہیں: ان یقصد الی تکذیبه فیما قاله او اتی به او وجوده او یکفر او ینفی نبوته او رسالته به انتقل بقوله ذلک الی دین آخر غیر ملته ام لا فهذا کافر باجماع یجب قتله۔(30) [19]۔"جو شخص حضور ﷺ کی ان باتوں کی (توہین و تحقیر سے) قصداً تکذیب کرے جسے آپ ﷺ نے فرمایا یا آپ ﷺ لے کر آئے یا آپ ﷺ کی نبوت و رسالت یا آپ ﷺ کے وجود کی نفی کرے یا انکار کرے پھر چاہے اپنے اس قول کے بعد وہ کسی دوسرے دین و ملت میں چلا جائے یا نہ جائے بہر حال وہ بالاجماع کافر اور واجب القتل ہے۔"امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (۱۵۰ھ) اور ان کے اصحاب فرماتے ہیں کہ: من بری من محمد او کذب به فهو مرتد حلال الدم الا ان یرجع۔ [20]"جس شخص نے حضور ﷺ سے بیزاری ظاہر کی یا آپ ﷺ کی تکذیب کی تو وہ مرتد حلال الدم ہے سوائے اس کے کہ وہ رجوع کرے۔"اس عبارت سے بالکل واضح ہے کہ جو شخص توہین رسالت ﷺ کرتے ہوئے آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات میں معمولی سا بھی شک و شبہ کرے اس کے واجب القتل ہونے میں امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ قاضی عیاضؒ کے مذہب کے مطابق آقا علیہ السلام کے کسی قول، فعل یا تقریر کی اہانت و گستاخی کرنے والا شخص مرتد و زندیق ہے اسے قبولیت توبہ کے بغیر ہی قتل کیا جائے گا۔ اس حوالے سے قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں: ان کان ذکره بنقیصة فیما قاله من کذب وان کان مستترا بذلک فحکمه حکم الزندیق لا تسقط قتله التوبة عندنا۔ [21]"اگر کسی شخص نے کوئی تنقیص کی بات ذکر کی (مثلاً) کہ آپ ﷺ کے (ارشادات) جھوٹ ہیں اگرچہ اس نے اسے پوشیدہ کہا تو اس کا حکم زندیق کے حکم جیسا ہے کہ ہمارے نزدیک توبہ اس کے حکم قتل کو ساقط نہیں کرتی۔"کیونکہ زندیق اپنے دل میں حضور ﷺ کا بغض چھپائے رکھتا ہے اس لیے اہانت رسول ﷺ کا مرتکب ہوتا ہے اور مستحق قتل ٹھہرتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی توہین کے ذریعے تکذیب کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے اور قاضی عیاضؒ کے نزدیک اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

## گستاخ رسول کی سزا کا حکم

قاضی عیاضؒ نے گستاخ رسول ﷺ کے واجب القتل ہونے کا جو فتویٰ دیا ہے اس کی بنیاد قرآن و حدیث، آثار صحابہ و تابعین اور اجماع امت پر رکھی ہے آپؒ نے اپنی معرکہ آراء تصنیف "الشفا بتعریف حقوق المصطفی" میں اس حوالے سے جو دلائل دیئے ہیں ان کا اختصار کے ساتھ جائزہ یہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا ادب و احترام ہر امتی پر واجب قرار دیا گیا ہے اب اگر کوئی شخص آپ ﷺ کی اہانت و تحقیر صریح الفاظ میں تو نہ کرے لیکن آپ ﷺ کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر نہ رکھے اور اس کو نظر انداز کرتے ہوئے آقا علیہ السلام کی اذیت کا باعث بنے تو ایسا شخص بھی قرآن کریم کی رو سے کافر و مرتد اور واجب القتل ہے۔ قاضی عیاضؒ نے الشفا بتعریف حقوق المصطفی میں گستاخ رسول ﷺ کے واجب القتل ہونے میں مندرجہ ذیل قرآنی دلائل پیش کیے ہیں۔ اللہ رب العزت نے بارگاہ نبوت ﷺ کے کچھ خاص آداب مقرر فرمائے ہیں جن کو پیش نظر رکھنے سے ایمان کی سلامتی اور نظر انداز کرنے سے ایمان کی تباہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔ [22] "اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبئ مکرم (ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور اُن کے ساتھ اِس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے سارے اعمال ہی (ایمان سمیت) غارت ہو جائیں اور تمہیں (ایمان اور اعمال کے برباد ہو جانے کا) شعور تک بھی نہ ہو۔" قاضی عیاضؒ نے اس آیت مبارکہ سے استدلال کیا ہے کہ بارگاہ نبوت ﷺ میں آوازوں کی بلندی اہانت و گستاخی اور بے ادبی کے زمرے میں آتی ہے اور ایسی گستاخی نہ صرف اعمال صالحہ کو اکارت کر دیتی ہے بلکہ خرمن ایمان کو بھی تباہ و برباد کر دیتی ہے اور اہانت و گستاخی اور بے ادبی کے زمرے میں آتی ہے اور ایسی گستاخی نہ صرف اعمال صالحہ کو اکارت کر دیتی ہے بلکہ خرمن ایمان کو بھی تباہ و برباد کر دیتی ہے اور اہانت و گستاخی کی وجہ سے گمراہی و ضلالت کی دلدل میں پھنسنے والا شخص واجب القتل ہے۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں: لا یحبط العمل الا الکفر والکافر یقتل۔ [23] "عمل کو صرف کفر ہی ضائع کرتا ہے اور ایسا (گستاخ رسول ﷺ) کافر قتل کیا جاتا ہے۔" حضور نبی کریم ﷺ کو کسی بھی طرح کی اذیت و تکلیف یا دکھ و درد پہنچانا درحقیقت اللہ رب العزت کو تکلیف و اذیت پہنچانا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے اور آقا علیہ السلام کے درمیان پائی جانے والی لفظ اذیت کی نسبت وحدت سے مطلع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔ [24] "بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو اذیت دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور اُس نے ان کے لیے ذِلّت انگیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔" قاضی عیاضؒ کے مطابق اس آیت مبارکہ میں جو اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچانے والے پر لعنت کا اظہار فرمایا ہے دنیا میں اس لعنت سے مراد قتل ہے یعنی اذیت رسول ﷺ کا ارتکاب کرنے والے کو قتل کیا جائے گا۔ اس حوالے سے قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں: ان اللعن انما یستوجبه من هو کافر فمن لعنته فی الدنیا القتل۔ [25] "بلاشبہ (یہاں) لعنت کا وہی مستوجب ہے جو (گستاخی کی وجہ سے) کافر ہو پس دنیا میں اس (گستاخ رسول ﷺ) کی لعنت قتل ہے۔" حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بالاسناد مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من سب نبیا فاقتلوه ومن سب اصحابی فاضربوه۔ [26] "جس نے کسی نبی کو گالی دی تو اسے قتل کر دو اور جس نے کسی میرے صحابی کو گالی دی تو اسے مارو۔" حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: من لکعب بن الاشرف فانه قد آذی الله ورسوله فقال محمد بن مسلمة یارسول الله اتحب ان قتله قال نعم۔۔ فقتلوه۔ [27] "کعب بن اشرف کو کون انجام تک پہنچائے گا اس نے اللہ اور

اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے اس پر محمد بن مسلمہؓ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (مجھے پسند ہے کہ تم اسے قتل کردو)۔۔۔۔ پس انہوں نے اسے قتل کردیا۔" اس حدیث مبارکہ کے متن سے بالکل واضح ہو گیا کہ آقا علیہ السلام نے کعب بن اشرف کو اذیت پہنچانے کی وجہ سے قتل کرنے کا حکم دیا پھر صحابی رسول ﷺ نے حکم کی تعمیل کی اور بغیر دعوت اسلام دیئے اس بدبخت کو قتل کردیا۔ بعض لوگوں نے کہا: کہ اس بدبخت کو عہد شکنی یا شرک کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا لیکن قاضی عیاضؒ کے نزدیک اس کے قتل کی وجہ سے شرک نہیں بلکہ اذیت رسول ﷺ ہے۔ اس حوالے سے قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں: وعلل باذاه له فدل ان قتله اياه لغير الا شراك بل للاذى۔ [28] "اس (کے قتل کرنے) کی علت یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کو ایذا دیتا تھا تو یہ (حدیث مبارکہ) خصوصیت کے ساتھ اس پر دلالت کررہی ہے کہ اس کا قتل شرک کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اذیت رسانی کی بنا پر تھا۔"

## گستاخ رسول کی سزا بطور حد قتل

قاضی عیاضؒ نے بھی گستاخ رسول ﷺ کو بطور حداً قتل کرنے کا فتویٰ دیا ہے آپؒ کے نزدیک جب کسی بدبخت نے آقا علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) گالی دی تو اس میں آپ ﷺ کا حق بھی شامل ہو گیا تو اس نے اپنی ردت کے اندر ایسا کام کرلیا جس کی سزا توبہ سے ساقط نہیں ہوتی مثال کے طور پر جس طرح قتل، تہمت، زنا یا چوری کی سزا ارتداد سے توبہ کرنے پر ساقط نہیں ہوتی تو بعینہ اہانت و گستاخی کی حد بھی توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔ قاضی عیاضؒ نے اپنے اس موقف کی تائید میں آئمہ وفقہاء کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ امام مالکؒ کا مذہب بیان کرتے ہوئے قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں: ان مشهور مذهب مالك واصحابه وقول السلف وجمهور العلماء قتله حدا لاكفرا ان اظهر التوبة منه ولهذا لاتقبل عندهم توبته ولاتنفعه استقالته۔ [29] "امام مالک اور ان کے اصحاب کا مشہور مذہب اور سلف و جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ اسے (یعنی گستاخی رسول ﷺ کو) ازروئے حد قتل کیا جائے نہ کہ کفر کی بنیاد پر اگرچہ اس سے توبہ بھی صادر ہو جائے لیکن ان تمام کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور نہ اس کی توبہ نفع دے گی اور نہ اس کا رجوع مفید ہوگا۔" شیخ ابوالحسن القابسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اذا اقربالسب وتاب منه واظهر التوبة قتل بالسب لانه هوحده۔ [30] "جب وہ (شاتم رسول ﷺ) گالی کا اقرار کرلے اور اس سے رجوع کرے اور توبہ بھی ظاہر ہو جائے تو بھی گالی کی وجہ سے قتل کیا جائے گا کیونکہ قتل اس کی حد ہے۔" مذکورہ فتاویٰ جات دو باتوں کو بالکل واضح کررہے ہیں ایک تو یہ کہ گستاخ رسول ﷺ کو حد کے طور پر قتل کیا جائے گا اور دوسری بات یہ کہ اس کی توبہ حد کو ساقط نہیں کرسکتی پس گستاخ رسول ﷺ توبہ اور ندامت کا اظہار کرے یا اس گواہی کا انکار کرے جو اس پر گزری ہے قاضی عیاضؒ بہر صورت اسے حداً قتل کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔

## گستاخ رسول کی توبہ کا حکم

قاضی عیاضؒ نے اپنی مایہ ناز تصنیف الشفا بتعریف حقوق المصطفی میں گستاخ رسول ﷺ کی توبہ کے حوالے سے مندرجہ ذیل دو موقف بیان کیے ہیں جو راقم الحروف کی ترتیب کے مطابق درج ذیل ہیں:

پہلا موقف: گستاخ رسول ﷺ کی توبہ مطلقاً قبول نہیں۔

دوسرا موقف: عام مرتد کی توبہ قبول ہے۔

قاضی عیاضؒ نے پہلے موقف کی تائید میں کثرت سے دلائل دیئے ہیں اور آپؒ اسی موقف کے حامی ہے جبکہ دوسرے موقف میں وہ دلائل دیئے ہیں جو مرتد کے احکام پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ آپ نے گستاخ رسول اور عام مرتد میں فرق کرتے ہوئے

اہانت رسول ﷺ کو ارتداد سے بڑھ کر جرم قرار دیا ہے اور توبہ کے احکام بھی اسی روشن میں بیان کرتے ہوئے گستاخ رسول کی توبہ کو ناقابل قبول اور عام مرتد کی توبہ کی قبولیت کا فتویٰ دیا ہے۔

**پہلا موقف: گستاخ رسول ﷺ کی توبہ مطلقاً قبول نہیں**

قاضی عیاضؒ کے مطابق گستاخ رسول بلا توبہ قبول کیے قتل کیا جائے گا کیونکہ آپؒ اس کی سزا حد کے طور پر نافذ کرنے کے قائل ہیں۔ اس لیے آپؒ نے اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے بے شمار دلائل دیئے ہیں جو قابل ذکر ہیں۔ امام ابو بکر بن المنذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اجمع عوام اهلى العلم على ان من سب النبیﷺ يقتل وممن قال ذلك مالك بن انس والليث واحمد واسحاق وهو مذهب الشافعى [31] "تمام اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو گالی دے وہ قتل کر دیا جائے۔ یہ قول جن علماء کا ہے ان میں امام مالک بن انس، امام لیث، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق رحمہم اللہ شامل ہیں اور یہی مذہب امام شافعیؒ کا ہے۔"

**دوسرا موقف: عام مرتد کی توبہ قبول ہے**

قاضی عیاضؒ نے دوسرے موقف میں عام مرتد کے احکام پر بات کی ہے جو ائمہ وفقہاء کرام میں سے گستاخ رسول ﷺ کی قبولیت توبہ کے قائل ہیں وہ گستاخ رسول ﷺ کو عام مرتدین کی صف میں شامل کرتے ہوئے اس پر بھی ارتداد کے احکام جاری کرتے ہیں کیونکہ جمہور فقہاء کا اس امر پر اجماع ہے کہ عام مرتد کو قتل کرنے سے پہلے توبہ کی دعوت دی جائے گی اگر مرتد کئی مرتبہ دعوت توبہ پیش کرنے کے باوجود قبول نہیں کرتا تو پھر اسے قتل کیا جائے گا۔ اضی عیاضؒ کے نزدیک عام مرتد سے توبہ لی جائے گی، اس کی توبہ کو قبول بھی کیا جائے گا اور اس پر اجماع امت بھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: فذهب جمهور اهل العلم الى ان المرتد يستتاب۔ [32] "چنانچہ جمہور اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ (عام) مرتد سے توبہ لی جائے۔"

**ذمی گستاخ رسول کے احکام**

قاضی عیاضؒ نے ذمی موہن رسول کے بارے میں بھی فتویٰ دیا ہے کہ اگر ذمی شخص حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اہانت و گستاخی کا مرتکب ہو اور اگر اس نے خود بخود اسلام قبول نہ کیا ہو تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں: اذا صرح بسبه او عرض او استخف بقدره او وصفه بغير الوجه الذى كفر به فلا خلاف عندنا فى قتله ان لم يسلم لانالم نعطه الذمة او العهد على هذا وهو قول عامة العلماء الا اباحنيفة ولاثورى واتباعهما من اهل الكوفة۔ [33] "جب وہ (ذمی) صراحت کے ساتھ نبی کریم ﷺ کو (معاذ اللہ) گالی دیں یا تعریض کریں یا آپ کے مقام و مرتبے کا استخفاف کریں یا اس خاص وجہ کے علاوہ جس کی بنا پر وہ کافر ہیں کسی اور صفت کے ساتھ توصیف کریں تو اس کے قتل میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں بشرطیکہ وہ اسلام نہ لایا ہو اس لیے کہ ہم نے اس خصوص میں اس کا عہد و ذمہ نہیں لیا، سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ثوری رحمہا اللہ اور ان کے اہل کوفہ کے شاگردوں کے سوا عام علماء کا یہی قول ہے۔" مقتدمین احناف کے نزدیک اہانت و گستاخی میں ذمیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ فقہاء احناف یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ وہ جس کفر و شرک پر قائم ہیں وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے، اس لیے ان کی تادیب و تعزیر کی جائے گی۔

**گستاخی و اہانت کی نامکمل شہادت پر حکم**

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اہانت و گستاخی کی سزا جو حد قتل ہے اسے نافذ کرنے کے لیے گواہی یا شہادت کو لازمی قرار دیا ہے یعنی جس شخص پر اہانت و گستاخی شہادت یا معتبر گواہوں کی صورت میں ثابت ہو گی خواہ وہ ثبوت اقراری ہو یا ایسی شہادت کے ذریعے ہو جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو تو اسے حداً قتل کیا جائے گا اور اگر اس پر عدم شہادت یا نامکمل شہادت ہو تو حکم قتل روک

دیا جائے گا۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں:فاما من لم تتم الشہادۃ علیہ بما شہد علیہ الواحد او اللفیف من الناس او ثبت قولہ لکن احتمل ولم یکن صریحا وکذلک ان تاب علی القول بقبول توبتہ فہذا یدرا عنہ القتل۔ (34)''پس جس (گستاخ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) پر شہادت نامکمل ہو (یعنی) اس (اہانت و گستاخی) میں ایک شخص کی شہادت ہو یا غیر معتبر لوگوں کی شہادت ہو یا یہ کہ اس کے قول سے ثابت تو ہو تا ہو لیکن اس میں احتمال ہو اور (شہادت) صریح نہ ہو علی ہذ القیاس اگر اس نے توبہ کر لی تو اس قول کے موافق اس کی توبہ قبول کر لی گئی تو اب اس سے قتل موقوف ہو جائے گا۔'' جب شہادت نامکمل و معدوم ہو تو پھر اس صورت میں امام کی رائے یعنی اس کے حکم کے مطابق سزا دی جائے گی اور گستاخ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جو مشہور حالت اور قوی وضعیف شہادت اور کثرت و قوع سماعت اور عقیدے میں جو پختگی ہو گی ویسا ہی معاملہ اس کے ساتھ کیا جائے گا یعنی دیکھا جائے گا کہ وہ بیوقوف و نادان ہے یا نقال و مسخرہ ہے۔ قاضی عیاضؒ اہانت رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے معاملے میں نہ صرف معتبر گواہوں کی موجودگی کو لازمی قرار دیتے ہیں بلکہ ان گواہوں پر جرح و تعدیل کا اصول بھی جاری کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:ان لم یشہد علیہ سوی شاہدین فاثبت من عداوتھما او جرحتھما ما اسقطھما عنہ ولم یسمع ذلک من غیرھا فامرہ اخف لسقوط الحکم عنہ وکانہ لم یشھد علیہ وللحاکم ھنا فی تنکیلہ موضع اجتھاد۔ (35)''اگر اس (گستاخ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے خلاف جن دو گواہوں نے شہادت دی ہے اس سے ان کی عداوت ثابت ہو جائے یا ایسی جرح کی گئی جس سے شہادت ساقط ہو گئی اور ان گواہوں کے علاوہ کوئی دوسرا گواہ بھی نہیں ہے تو اس صورت میں اس کا قضیہ خفیف ہے اور اس سے حکم قتل ساقط ہے گویا وہ بمنزلہ اس کے ہے کہ اس پر کوئی گواہی ہے ہی نہیں۔ تو اب قاضی اور حاکم کے پاس ایسے کی سزا اور تعزیر میں اجتہاد کا مقام باقی ہے۔''یعنی قاضی اور امام قتل کے علاوہ جو چاہے سخت سے سخت سزا تجویز کر سکتا ہے شریعت اسلامی نے اسے مکمل اختیار دیا ہے۔

## گستاخ رسول کی میراث اور اس کے غسل و نماز جنازہ کا حکم

قاضی عیاضؒ کے مطابق گستاخ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایسا معلون ہے کہ اس پر حد جاری کرنے کے بعد جب قتل کر دیا جائے گا تو اسے کافروں کی طرح زمین میں گڑھا کھود کر دبا دیا جائے گا لیکن جو مرتد گستاخ توبہ کر لے گا تو یہ توبہ اسے عند اللہ فائدہ دے گی اس دنیا میں اسے حداً قتل کرنے کے بعد اسلامی احکام جاری کیے جائیں گے۔ قاضی عیاضؒ فقہاء امت کے اقوال کی روشنی میں گستاخ مرتد کی میراث جماعت مسلمین کے لیے قرار دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں:بقول مالک ان میراث المرتد للمسلمین ولا ترثہ ورثتہ ربیعۃ والشافعی وابو ثور وابن ابی لیلی واختلف فیہ عن احمد۔ (36)''امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق، ربیعہ امام شافعی، ابو ثور اور ابن ابی لیلیٰ رحمہم اللہ نے کہا کہ: مرتد کی میراث جماعت مسلمین کو ملے گی اور اس کے وارثوں کو نہیں ملے گی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں اختلاف کیا ہے۔''امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب کا فتویٰ یہی ہے کہ مرتد کی میراث بیت المال میں جمع ہو گی جبکہ امام احمد بن حنبلؒ نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ قاضی عیاضؒ کے نزدیک گستاخ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی میراث، غسل اور اس کے کفن و دفن کے بارے میں سب سے جامع اور تفصیلی فتویٰ امام ابو الحسن القابسی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:ان قتل وھو منکر للشہادۃ علیہ فالحکم فی میراثہ علی ما اظہر من اقرارہ یعنی لورثتہ والقتل حدثبت علیہ لیس من المیراث فی شئی وکذلک لو اقر بالسب واظہر التوبۃ لقتل اذ ھو حدہ وحکمہ فی میراثہ وسائر احکامہ حکم الاسلام ولو قر بالسب وتمادی علیہ وابی التوبۃ منہ فقتل علی ذلک کان کافرا ومیراثہ للمسلمین ولا یغسل ولا یصلی علیہ ولا یکفن وتستر عورتہ ویواری کما یفعل بالکفار۔ (37)''اگر وہ اس حال میں قتل کیا جائے کہ اپنے خلاف شہادت کا انکار

کرنے والا تھا تو اس کی میراث میں وہی حکم ہو گا جو اس کے اقرار سے ظاہر ہے یعنی (اس کی میراث کے مستحق) اس کے ورثا ہوں گے اور قتل تو اس امر کی حد ہے جو اس پر ثابت ہوئی تھی اس کا میراث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح اگر وہ گالی دینے کا اقرار کرے اور توبہ کا اظہار بھی کرے تو قتل ضرور کیا جائے گا چونکہ وہ اس کی حد ہے لیکن اس کی میراث اور اس کے جملہ احکام میں اسلام کا حکم ہو گا۔ اگر گالی کا قرار کرے اور اس پر اصرار بھی کرے اور توبہ سے انکار کرے پھر جب وہ قتل کر دیا جائے تو وہ کافر ہو گا اس کی میراث مسلمانوں کے لیے ہے۔ اس (بدبخت گستاخ) کو نہ تو غسل دیا جائے گا، نہ اس پر نماز پڑھی جائے گی اور نہ ہی کفن دیا جائے گا بلکہ یوں ہی کپڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں دبا دیا جائے گا جس طرح کفار کو دبایا جاتا ہے۔" قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اور فقہاء مالکیہ رحمہم اللہ کے نزدیک گستاخ رسول ﷺ خواہ وہ مسلم ہو یا کافر اسے حداً قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ گرفتاری سے پہلے ہو یا گرفتاری کے بعد کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے اور نہ ہی توبہ حد قتل کو ساقط کر سکتی ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی شخص کو گستاخ اور واجب القتل قرار دینے میں مکمل گواہی یا معتبر شہادت کا ہونا ضروری ہے اور شہادت کے نامکمل یا معدوم ہونے کی صورت میں قتل ساقط ہو جائے گا اور حاکم کو اختیار ہو گا کہ وہ اس شخص کی ظاہری حالت دیکھتے ہوئے تادیب یا سنگین سزا کا انتخاب کرے۔ ان باتوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ سنی سنائی بات پہ کسی کو گستاخ رسول ﷺ قرار نہیں دیا جا سکتا اور نہ ہی کوئی شخص قانون اپنے ہاتھ میں لے کر کسی گستاخ رسول ﷺ کو قتل کر سکتا ہے۔ یہ کام اسلامی ریاست کے حاکم یا قاضی کا ہے کہ وہ گستاخ رسول ﷺ کو قتل کرے یا اس بدبخت کو قتل کرنے کا حکم دے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گستاخ رسول ﷺ اگر گالی دینے کے بعد توبہ ظاہر کرے تو قتل کرنے کے بعد اس کی میراث میں اسلامی احکام جاری کیے جائیں گے اور اس کی میراث ورثاء میں تقسیم کی جائے گی لیکن اگر گالی دینے کے بعد اعلانیہ اقرار کرے اور توبہ کا بھی اظہار نہ کرے تو پھر ایسے گستاخ کو قتل کرنے کے بعد اس کی میراث بیت المال میں جمع کرائی جائے گی۔ اس معلون شخص کو نہ غسل دیا جائے گا، نہ نماز جنازہ ہو گی اور نہ ہی کفن پہنا کر دفن کیا جائے گا بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبا دیا جائے گا۔

## نتائج بحث

ازل سے ابد تک افق کائنات پر ایک ہی آفتاب روشن اور جلوہ فگن نظر آتا ہے۔ کتاب ہستی کے ہر ورق پر ایک ہی پیکر جمال کی چاندی بکھری ہوئی ہے۔ وہ سرمدی خورشید ہدایت و پیکر لطف و عنایت وہ چراغ حریم نبوت حضور ﷺ کی ذات مقدسہ ہے۔ قاضی عیاض کی کتاب "الشفاء" کی قسم چہارم سے عصر حاضر میں جو نتائج اخذ ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ عالم مغرب میں انسانیت کی عزت پامال کرنے والے کے لیے سخت سے سخت سزائیں اور قوانین بنائے گئے ہیں۔ کسی بھی شخص کی معمولی سی تذلیل سے کے نتیجہ میں عمر بھر کی کمائی سے انسان ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ مگر وہ ہستی جو وجہ تخلیق کائنات ہے۔ جس نے انسانیت کے کو مقام عظمت اور مقام رفعت کی راہ دیکھائی ان کی شان میں یا دیگر تمام انبیاء کرام کی کی ناموس پر حملے کرنے والوں کے لیے کوئی قوانین نہیں۔ عصر حاضر میں بین الاقوامی سطح پر عصمت انبیاء کے کی ناموس کے لیے قوانین کا عملی نفاذ کرایا جائے۔ تا کے کوئی شخص کسی بھی نبی کی شان میں کوئی نازیبا الفاظ یا سرکار دوعالم کی بارگاہ میں ادنی سی اہانت کا مرتکب ہو تو اس کی سزا صرف اور صرف جان اور زندگی سے محروم کر دینا اور اس بدبخت کے وجود سے خطہ ارضی کو طاہر و مطہر کر دینا ہو۔ عصر حاضر میں آج یہ بات تمام ممالک آئین میں کہ کوئی بھی شخص اقتدار اعلی یا ریاست کے ساتھ بغاوت کرے یا جنگ کرنے کی کوشش کرے یا اس جنگ میں دشمن کی مدد کرے تو ایسے شخص کے لیے سزائے موت کے قوانین متعین کیے گئے۔ مگر افسوس وہ ہستی جس سے عالم بشریت کو ہدایت و شعور کی نعمت ملی۔ جس کے طفیل کائنات کو ظہور ملا۔ وہ مقدس ہستیاں جن کو نبوت رسالت کے لیے منتخب

کیا اور جنہوں نے نے اپنی اپنی امتوں کو اللہ کی معرفت اور شناسائی کے انسانی تقدس اور احترام کے جام پلائے ان پاکیزہ ہستیوں کے بارے میں کوئی زبان درازی کرے تو اس کے لیے کوئی قوانین نہیں۔ ریاست کے خلاف زبا داری پر سازئے موت تو جس ہستی نے ریاست کو عظمت و وقار کی دولت سے نوازا اس کی ناموس پر حرف اٹھانے والوں کے لیے کوئی سزائیں نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کوئی بھی شخص بارگاہ نبوی میں گستاخی کرے تو اس لعین کو ماورائے عدالت واصل جہنم اور صفحہ ہستی سے اس کا خاتمی کر دینا اولین فرائض میں سے ہے۔ عصر حاضر میں گستاخ رسول ﷺ کی سزا کے نفاذ کے حوالے سے تین طرح کے رجحانات پائے جاتے ہیں، ایک رجحان کے مطابق گستاخ رسول ﷺ کو ماورائے عدالت قتل کیا جاسکتا ہے، دوسرے رجحان کے نزدیک گستاخ رسول ﷺ کو سزا دینا حاکم وقت یا حکومتی اداروں کا کام ہے، عوام الناس کو یہ اختیار دینے سے معاشرے میں فتنہ وفساد پیدا ہو گا اور تیسرا رجحان اِن دونوں اقدامات کو تسلیم کرتا ہے۔ قاضی عیاضؒ کے بیان کردہ اصول سے یہ پتہ چلا کہ جب کسی شخص کے خون کو مباح قرار دیا جائے تو اس سے پہلے تحقیق و تفتیش کے سارے تقاضے پورے ہونے چاہیے تا کہ کوئی بے گناہ سزائے موت کی زد میں نہ آجائے۔ گستاخی واہانت رسول اللہ ﷺ کے اثبات کے لیے معتبر، صریح اور قوی شہادت کا ہونا از حد ضروری ہے اور نامکمل یا عدم شہادت پر حکم قتل ساقط ہو جائے۔ جب گستاخی رسول ﷺ ثابت ہو جائے تو حد کا نفاذ صرف حکمران وقت ہی کر سکتا ہے کیونکہ اگر فرد واحد نافذ کرنے لگ جائیں گے تو ملک کا امن و امان تباہ برباد ہو جائے گا۔

**سفارشات**

- الشفاء جیسی عظیم المرتبت کتب کو سلیبس میں شامل کیا جائے تا کہ نوجوان نسل گستاخی رسول ﷺ کے احکام کے بارے میں مستند بنیادی کتب سے آگاہی حاصل کر سکے۔
- عصر حاضر میں گستاخ رسول ﷺ کے بارے میں پائے جانے والے رجحانات میں جو رجحانات حق پر ہیں اُن کی نشاندہی کرتے ہوئے امت مسلمہ میں اُنہیں خصوصی فروغ دینا چاہئے۔
- گستاخ رسول ﷺ کے مفہوم اور علامات کو سمجھتے ہوئے ایسے بدبختوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں انجانے میں ہونے والی معمولی سی بے ادبی کے بارے میں آگاہی حاصل کی جائے، تا کہ انسان اپنی دولت ایمان کا تحفظ کر سکے۔
- گستاخی رسول ﷺ کے مرتکب شخص کو قانونی طور پر سخت سے سخت اور عبرتناک سزا دی جائے تا کہ کوئی شخص ایسی گستاخانہ حرکات کے ارتکاب کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے اور قوم کا کھویا اعتماد بھی بحال ہو جائے۔
- ملک پاکستان میں خصوصاً عدالتوں کو سفارش کی جاتی ہے کہ جب ایسے کیسز سامنے آئیں تو انہیں ایسے اقدامات کرنے چاہیے جس سے سارا معاملہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے تا کہ قوم طرح طرح کے وہم و گمان میں مبتلا نہ ہو سکے۔
- ملک پاکستان کے حکومتی ادروں کو چاہیے کہ وہ گستاخی رسول ﷺ کے حوالے سے ایک خاص پالیسی بنائے اور قانون توہین رسالت ﷺ کو عملی طور پر اُس کی اصل شکل میں نافذ کرے تا کہ کوئی مجرم بچ نہ سکے اور کوئی بے گناہ اِس قانون کی زد میں نہ آسکے۔

- تمام مسلم ممالک کو چاہیے کہ یکجا ہو کر پر امن احتجاج کے ذریعے انٹرنیشنل لیول پر توہین رسالت ﷺ سے متعلق قانون سازی کے لیے آواز حق بلند کریں اور بین الاقوامی پر توہین رسالت ﷺ کی سزا موت کو جاری کروائیں تا کہ کوئی گستاخ رسول ﷺ جنم ہی نہ لے سکے۔

## References


[1] Ahmad Ibn Abdul Halīm *Ibn Tamiyyah, Al-Ṣārim al-Maslūl* (Beirut: Dār Ibn Ḥazm, 2017), 1:532.
[2] Wazārat al-Awqāf, *Al-Mawsū'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah* (Al-Kuwait: Dār al-Salāsil, 2001), 22:184.
[3] Muhammad Ibn Ismā'īl al-Bukhār, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār Ibn Kathīr, 2001), Hadīth no: 5726.
[4]Muhammad Ibn Hibbān, *Saḥīḥ Ibn Ḥibbān* (Beirut: Muassah al-Risalah, 2004), Hadīth no: 5726.
[5]Qādī 'Iyād Ibn Mūsā, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā* (Beirut: Dār al-Fikr, 1998), 2:214.
[6]Ibn Tamiyyah, *Al-Ṣārim al-Maslūl*, 1:539.
[7] Ā'rāf 7: 156.
[8]Wazārat al-Awqāf, *Al-Mawsū'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah*, 22:184.
[9] ' Alī Ibn 'Abd al-Kāfī Subkī, *Al-Saif al-Maslūl* (Omman: Dār al-Fath, 2011) 1:166.
[10]Muhammad Amīn Ibn 'Ābidīn, *Ḥāshiah Radd al-Muḥtār* (Beirut: Dār al-Fikr, 2011), 4:238.
[11]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:219.
[12]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:217.
[13]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:217.
[14]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:426.
[15] Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:238.
[16]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:241.
[17]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:231.
[18]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:232.
[19]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:233.
[20]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:233.
[21]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:233.
[22]Al-Qrān 49:2.
[23]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:220.
[24]Al-Qrān 33:57.
[25]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:219.
[26] Abdul Malik Ibn Muhammad Abū Sa'd, *Sharaf Al-Mustafā* ( Mecca: Dār al-Bashā'ir al-Islāmī, 2014)6:98.
[27]Abū Sa'd, Sharaf Al-Mustafā, 6:98.
[28]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:221.
[29]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:254.
[30]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:255.
[31]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:215.
[32]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:258.
[33]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:262.
[34]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:261.
[35]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:262.
[36]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:269.
[37]Qādī 'Iyād, *Al-Shifā' bi Ta'rīf Huqūq al-Mustafā*, 2:268.